نظم

نظم کے معنی ''انتظام، ترتیب یا آرائش'' کے ہیں۔ عام اور وسیع مفہوم میں یہ لفظ نثر کے مدِمقابل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مراد پوری شاعری ہوتی ہے۔ اس میں وہ تمام اصناف اور اسالیب شامل ہوتے ہیں جو ہیئت کے اعتبار سے نثر نہیں ہیں۔ اصطلاحی معنوں میں غزل کے علاوہ تمام اصناف میں کی جانے والی شاعری کو ''نظم'' کہتے ہیں۔

نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے جس کے گرد پوری نظم کا تانا بانا بُنا جاتا ہے۔ خیال کا تدریجی ارتقا بھی نظم کی ایک خصوصیت ہے۔ طویل نظموں میں یہ ارتقا واضح ہوتا ہے۔ جب کہ مختصر نظموں میں یہ ارتقا واضح نہیں ہوتا ہے اور اکثر و بیشتر ایک تاثر کی شکل میں اُبھرتا ہے۔

نظم کے لیے نہ تو ہیئت کی کوئی قید ہے اور نہ موضوعات کی۔ چنانچہ اردو میں غزل اور مثنوی کی ہیئت میں، مختلف قسم کے بندوں پر مشتمل نظمیں اور آزاد و معرا نظمیں بھی لکھی گئی ہیں۔ اس طرح کوئی بھی موضوع نظم کا موضوع ہوسکتا ہے۔

ہیئت کے اعتبار سے نظم کی چار قسمیں ہوسکتی ہیں:

1. **پابند نظم**: ایسی نظم جس میں بحر کے استعمال اور قافیوں کی ترکیب میں مقررہ اصولوں کی پابندی کی گئی ہو، پابند نظم کہلاتی ہے۔ نئے انداز کی ایسی نظمیں بھی، جن کے بندوں کی ساخت مروّجہ ہیئتوں سے مختلف ہو یا جن کے مصرعوں میں قافیوں کی ترتیب مروجہ اصولوں کے مطابق نہ ہو، لیکن ان کے تمام مصرعے برابر کے ہوں اور ان میں قافیے کا کوئی نہ کوئی التزام ضرور پایا جائے، پابند نظم کہلاتی ہے۔
2. **نظم معرا**: ایسی نظم جس کے تمام مصرعے برابر کے ہوں مگر ان میں قافیے کی پابندی نہ ہو، نظم معرا

© NCERT not to be republished

کہلاتی ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے نظم عاری بھی کہا ہے۔ آج کل اسے نظم معرا ہی کہا جاتا ہے۔

3. **آزاد نظم** :ایسی نظم جس میں قافیے اور ردیف کی پابندی نہیں ہوتی اور اس کے ارکانِ بحر کم یا زیادہ ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے اس کے مصرعے چھوٹے بڑے ہو سکتے ہیں، آزاد نظم کہلاتی ہے۔

4. **نثری نظم** : نثری نظم چھوٹی بڑی نثری سطروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں نہ تو ردیف اور قافیے کی پابندی ہوتی ہے اور نہ ہی بحر اور وزن کی۔

© NCERT not to be republished

اکبرالہ آبادی

(1921—1846)

سید اکبر حسین نام، اکبر تخلص تھا۔ سیّد تفضّل حسین کے بیٹے تھے۔ بارہ، ضلع الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر اپنے والد سے حاصل کی۔ اکبر بچپن ہی سے بہت ذہین تھے۔ خصوصاً ریاضی سے اُن کو بے حد شغف تھا۔ 1855 میں اپنے خاندان کے ساتھ الہ آباد چلے آئے۔ یہاں پہلے مکتب اور پھر جمنا مِشن اسکول میں داخل ہوئے لیکن 1857 کے انقلاب کے باعث تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ ملازمت کی ابتدا عرائض نویسی سے کی۔ کچھ مدت کے بعد الہ آباد ضلع میں نائب تحصیلدار ہوگئے۔ ہائی کورٹ کی وکالت کا امتحان پاس کر کے وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ منصف کے عہدے پر بھی مامور ہوئے۔ 1894 میں انھیں حکومت سے خان بہادر کا خطاب ملا۔ 1903 میں قبل از وقت پنشن لے کر علمی زندگی بسر کرنے لگے۔ اکبر کی زندگی کا آخری زمانہ ذہنی وجسمانی تکالیف اور پریشانیوں میں گزرا۔ پچھتّر برس کی عمر میں الہ آباد ہی میں ان کا انتقال ہوگیا۔

اکبر نے شاعری کی ابتدا غزل گوئی سے کی۔ کلام پر اصلاح غلام حسین وحید سے لی جو آتش کے شاگرد تھے۔ اکبر کے کلام میں غزلوں کی تعداد کافی ہے، لیکن ان کی انفرادیت کا کمال اُن کی طنزیہ ومزاحیہ شاعری میں نمایاں ہوا ہے۔ اُن کی شاعری محض ہنسنے ہنسانے کا ذریعہ نہیں۔ انھوں نے اُسے اصلاحِ قوم کے ایک موثر ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ نئی نسل کی اپنی مذہبی اور تہذیبی روایات سے بیگانگی، نوجوانوں کی بے راہ روی، عورتوں کی بے جا آزادی خصوصیت کے ساتھ اکبر کے طنز کا نشانہ بنی۔ ان کے یہاں شیخ بدھو، جمن، کلو، اونٹ، ٹٹو،

گائے جیسے الفاظ نئی وضعوں کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ اسی طرح اکبر نے انگریزی الفاظ سے بھی خاطر خواہ فائدہ اٹھایا ہے۔

اکبر کا کلام ''کلیاتِ اکبر'' کے نام سے چار حصوں میں شائع ہو چکا ہے۔

© NCERT not to be republished

مستقبل

یہ موجودہ طریقے راہی ملک عدم ہوں گے
نئی تہذیب ہوگی اور نئے ساماں بہم ہوں گے
نئے عنوان سے زینت دکھائیں گے حسیں اپنی
نہ ایسا پیچ زلفوں میں، نہ گیسو میں یہ خم ہوں گے
نہ خاتونوں میں رہ جائے گی پردے کی یہ پابندی
نہ گھونگھٹ اس طرح سے حاجب روے صنم ہوں گے
بدل جائے گا اندازِ طبائع دورِ گردوں سے
نئی صورت کی خوشیاں اور نئے اسبابِ غم ہوں گے
خبر دیتی ہے تحریک ہوا تبدیل موسم کی
کھلیں گے اور ہی گل، زمزمے بلبل کے کم ہوں گے
عقائد پر قیامت آئے گی ترمیم ملت سے
نیا کعبہ بنے گا، مغربی پتلے صنم ہوں گے
بہت ہوں گے مغنی نغمہ تقلید یورپ کے
مگر بے جوڑ ہوں گے اس لیے بے تال وسم ہوں گے
ہماری اصطلاحوں سے زباں نہ آشنا ہوگی
لغاتِ مغربی بازار کی بھاکا سے ضم ہوں گے
بدل جائے گا معیارِ شرافت چشم دنیا میں
زیادہ تھے جو اپنے زعم میں وہ سب سے کم ہوں گے

© NCERT not to be republished

گذشتہ عظمتوں کے تذکرے بھی رہ نہ جائیں گے
کتابوں ہی میں دفن افسانہ جاہ و حشم ہوں گے
کسی کو اس تغیر کا نہ حس ہوگا نہ غم ہوگا
ہوئے جس ساز سے پیدا اسی کے زیر و بم ہوں گے
تمھیں اس انقلاب دہر کا کیا غم ہے اے اکبر
بہت نزدیک ہیں وہ دن کہ تم ہوگے، نہ ہم ہوں گے

مشق

لفظ و معنی

عدم	:	اس دنیا کے بعد کی دنیا، ناپید، غیر موجود
بہم	:	ملنا
زلف	:	وہ بال جو کنپٹی کے اوپر خوبصورتی کے واسطے حلقے کی طرح موڑ لیتے ہیں۔
گیسو	:	لمبے بال، کاکل، لٹ
خط نسخ	:	عربی زبان کا ایک اندازِ خط جس کا رواج اردو اور فارسی زبان میں بھی ہے۔
حاجب	:	پردہ ڈالنے والا
صنم	:	بت، مراد معشوق

© NCERT not to be republished

خطِ نستعلیق	:	ایرانی اندازِ تحریر اور خطِ نسخ کو ملا کر بنایا گیا ایسا خط جس میں حروف کے دائرے گول اور خوبصورت ہوتے ہیں
طبائع	:	طبع کی جمع، مزاج، طبیعتیں
گردوں	:	آسماں
زمزمے	:	نغمے، گیت
عقائد	:	عقیدہ کی جمع، یقین، ایمان
ترمیم	:	تبدیلی
مغنّی	:	گانے والا
تقلید	:	پیروی
تال	:	گانے بجانے کا وزن، ساز کے مطابق
سم	:	آواز، سر، ہم وزن
اصطلاح	:	وہ لفظ جو لغوی معنی کے بجائے کسی خاص مفہوم میں استعمال ہو، عام طور پر یہ اصطلاح کسی نہ کسی شعبۂ علم و فن سے متعلق ہوتی ہے۔
بھاکا	:	زبان، بولی
ضم ہونا	:	مل جانا، شامل ہونا
زعم	:	غرور، گھمنڈ، بڑائی
جاہ و حشم	:	شان، مرتبہ، عظمت
تغیر	:	تبدیلی
زیروبم	:	اتار چڑھاؤ، ساز کی ہلکی اور بھاری آوازیں

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات

- اکبرالہ آبادی اس زمانے سے تعلق رکھتے ہیں جب کہ ہندوستان میں سیاسی، سماجی اور تہذیبی سطح پر بہت سی تبدیلیاں ہورہی تھیں۔ ان کی دوررس نگاہوں نے اس بات کا اندازہ کرلیا تھا کہ اگر یہی صورت حال رہی تو مستقبل میں کیا کیا تبدیلیاں رونما ہونے والی ہیں۔ وہ ان تبدیلیوں سے خوش نہیں تھے۔
- اکبرالہ آبادی ان لوگوں میں تھے جو مغربی تہذیب کی اندھی تقلید کے سخت مخالف تھے۔ ان کی ظریفانہ شاعری طنز ومزاح سے بھرپور ہے۔ انھوں نے اپنی نظموں کو سماجی اصلاح کے موثر ہتھیار کے طور پر استعمال کیا اور مغربی تہذیب کی اندھی تقلید پر بھرپور وار کیے۔ وہ معاشرے کی خامیوں کو اور ان کے نتائج کو بڑے دلچسپ انداز میں ابھارتے ہیں۔
- اس نظم میں اکبر نے ان باتوں کی پیشین گوئی کی ہے جن کا انھیں اندیشہ تھا۔

سوالات

1. اکبرالہ آبادی نے کن باتوں کی پیشن گوئی کی ہے؟
2. مغربی تہذیب کو اپنے طنز کا نشانہ کیوں بنایا ہے؟
3. ''کھلیں گے اور ہی گل'' سے شاعر کس بات کی طرف اشارہ کررہا ہے؟
4. ''گذشتہ عظمتیں'' کیا ہیں؟ چند جملوں میں تحریر کیجیے؟
5. نظم کے آخری شعر میں شاعر کیا کہہ کر خود کو تسلی دے رہا ہے؟

© NCERT not to be republished